AL-JAMEI Research Journal
ISSN (Print) 3006-4775 (Online) 3006-4783
https://aljamei.com/index.php/ajrj

اسلامی معاشیات اور خانگی نظام میں حضرت خدیجہؓ کا کردار: عصری تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ

The Role of Hazrat Khadijah (Ra) in Islamic Economics and Domestic Life: An Analytical Study in a Contemporary Perspective"

Dr. Rafiq Ahmad
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Government College Daggar, Buner, KP, Pakistan, rafiq.daggar@gamil.com
Muhammad Imran Khan
Lecturer institute of islamic studies mirpur university of science and technology Must, imran.iis@must.edu.pk
Dr. Gulam Mustafa
Lecturer, Institute of Islamic Studies, Mirpur University of Science and Technology MUST AJK

Abstract:
The life of Hazrat Khadijah (RA) holds a distinguished position in Islamic history as a model of integrity, wisdom, and exemplary character. She was not only the first supporter, companion, and advisor of Prophet Muhammad (ﷺ) but also a successful entrepreneur, a prudent counselor, and an ideal household manager. This study explores her role in domestic and economic spheres, emphasizing how her life provides a comprehensive framework for contemporary Muslim women. In the modern era, women are increasingly participating in education, health, and economic sectors; however, guiding their efforts through the principles of Islam remains essential. Hazrat Khadijah's (RA) life demonstrates how women can balance family responsibilities with financial acumen, ethical conduct, and social engagement. This research analyzes her family relations, her supportive partnership with the Prophet (ﷺ), her business strategies, judicious use of financial resources, and her societal contributions. By examining these dimensions, the study offers insights into a practical and spiritual model for women today, highlighting the integration of faith, entrepreneurship, and domestic management. The findings suggest that adopting the principles exemplified by Hazrat Khadijah (RA) can empower modern Muslim women to navigate both domestic and economic challenges with wisdom, dignity, and ethical responsibility. Thus, her legacy remains profoundly relevant in addressing contemporary issues faced by women in Islamic societies and beyond.

Keywords: Hazrat Khadijah, Islamic Economics, Domestic Management, Women Empowerment, Ethical Leadership.

اسلام کی تاریخ میں جن عظیم ہستیوں نے اپنے کردار، تدبر، فہم و فراست، اور بلند اخلاق سے ایک مثالی زندگی کا نقشہ پیش کیا، اُن میں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مقام نمایاں اور ممتاز ہے۔ حضرت خدیجہؓ کی زندگی نبی کریم ﷺ کی ابتدائی زندگی اور دعوتِ اسلام کے ابتدائی دور کو سمجھنے میں بھی مدد دیتی ہے، کیونکہ آپؓ نبی کریم ﷺ کی اولین مددگار، ساتھی اور مشیر تھیں۔ آپ نہ صرف نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں بلکہ ایک کامیاب تاجرہ، سمجھدار مشیر، اور ایک مثالی گھریلو خاتون بھی تھیں۔ آپ کا کردار آج کی مسلمان خواتین کے لیے ایک مکمل اور جامع اسوہ ہے، خاص طور پر اُن شعبوں میں جن کا تعلق خانگی (گھریلو) اور معاشی (اقتصادی) زندگی سے ہے۔

جدید دور میں خواتین جہاں تعلیم، صحت اور معیشت جیسے میدانوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں، وہیں انہیں اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ وہ دینِ اسلام کی روشنی میں ان شعبوں میں اپنی سمت کا تعین کریں۔ حضرت خدیجہؓ کی حیاتِ طیبہ ایک ایسا منور راستہ ہے جس پر چل کر خواتین نہ صرف اپنی خانگی زندگی کو سنوار سکتی ہیں بلکہ معاشی معاملات میں بھی دیانت، فراست اور وقار کے ساتھ کردار ادا کر سکتی ہیں۔

یہ مقالہ اسی پہلو پر روشنی ڈالنے کی ایک کوشش ہے کہ کس طرح حضرت خدیجہؓ کا اسوہ آج کی مسلمان عورت کو رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس میں اُن کے خاندانی تعلقات، نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کے تعلق، ان کی تجارتی بصیرت، مالی وسائل کے استعمال میں حکمت، اور سماجی کردار جیسے نکات پر تحقیق کی جائے گی تاکہ موجودہ دور کی خواتین ایک عملی اور روحانی نمونہ پا سکیں۔

موضوع کی ضرورت و اہمیت :

محققہ نے اس موضوع کو اس وجہ سے منتخب کیا ہے کیونکہ آج کا دور تیزی سے بدلتے ہوئے معاشرتی، اقتصادی اور ثقافتی تقاضوں کا دور ہے، جہاں خواتین ہر میدان میں فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔ ایسے میں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے کردار کی تشکیل اسلامی اصولوں کی روشنی میں کریں تاکہ دنیاوی کامیابی کے ساتھ ساتھ اخروی فلاح بھی حاصل ہو۔ آج کل کی خواتین گھریلو ذمہ داریوں اور پیشہ ورانہ زندگی میں توازن قائم کرنے کے چیلنج سے دوچار ہیں۔ حضرت خدیجہؓ کا اسوہ اس حوالے سے واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ کس طرح ایک خاتون اپنے خاندان کی خدمت کے ساتھ ساتھ شوہر کی بہترین رفیق بھی بن سکتی ہے۔

موجودہ دور میں خواتین کا معاشی میدان میں متحرک ہونا ایک عام رجحان بن چکا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہا ایک کامیاب تاجرہ کی حیثیت سے اپنی دیانت، بصیرت اور اعتماد کے ذریعے جو مثال قائم کی، وہ آج کی مسلم خواتین کے لیے ایک مثالی ماڈل ہے۔ آج کی نئی نسل بالخصوص طالبات اور نوجوان خواتین رول ماڈلز کی تلاش میں ہیں تو زوجہ اول رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے حقیقی استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

تحقیق کے بنیادی سوالات :

1. حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی خانگی زندگی کے نمایاں اوصاف کون سے ہیں؟
2. حضرت خدیجہؓ نے تجارتی و معاشی میدان میں کن اصولوں پر عمل کیا؟
3. موجودہ دور کی خواتین کو کن خانگی و معاشی چیلنجز کا سامنا ہے، اور حضرت خدیجہؓ کا اسوہ ان چیلنجز کے حل میں کس حد تک مددگار ثابت ہو سکتا ہے؟

سابقہ کام کا تحقیقی جائزہ :

اگر موضوع کے سابقہ کام کا تحقیقی جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس سے قبل مختلف محدثین، سیرت نگاروں اور محققین نے حضرت خدیجہؓ کی زندگی پر تفصیلی سوانح لکھی ہیں۔ دورانِ تحقیق محققہ کی نظر سے بے شمار مقالہ جات، آرٹیکل و میگزین وغیرہ گزرے جن کو ملحوظ خاطر رکھ کر میں نے اس عنوان کو اپنے مقالہ کے لیے مناسب سمجھا۔

ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی نے موضوع سیرت خدیجہ الکبری سے ایک خوبصورت و جامع انداز میں آپؓ عنہا کی سیرت و حیات پر حالات و واقعات تحریر کیے ہیں اس کے علاوہ انہوں نے ایک اور تصنیف "خدیجۃ الکبریٰ: اولین مومنہ، تاجرہ اور نبی ﷺ کی شریکِ حیات" (اردو سوانح کتب) کے نام تحریر کی ہے۔ ان کتابوں میں زیادہ تر زور حضرت خدیجہؓ کی شخصیت، نبی کریم ﷺ سے نکاح، اور دعوتِ اسلام میں اُن کی مدد و معاونت پر رہا ہے، تاہم خانگی و معاشی کردار پر مخصوص انداز میں کم توجہ دی گئی ہے۔

عنوان " قرآن مجید کا موضوعاتی مطالعہ عورت کے معاشی حقوق منتخب کتب کی روشنی میں " اس کے مقالہ نگار " شازیہ رشید عباسی " اور مقالہ نگران عبد الحمید عباسی ہیں۔ یہ مقالہ ماسٹر آف فلاسفی کی ڈگری کے حصول کے لیے ۲۰۱۲ء کو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے تحریر و اشاعت کیا گیا۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی نے اسلام کا خاندانی نظام کے عنوان سے کتاب مرتب کی جس میں ازواج مطہرات میں حضرت خدیجہ کا نظام خانگی م معاشی معاملات کے امور کو جامع انداز میں بتایا گیا۔

خواتین اور اسلامی معاشیات کے موضوعات پر مقالات

کئی تحقیقی مقالے اسلامی معیشت میں خواتین کے کردار پر لکھے گئے ہیں، جن میں حضرت خدیجہؓ کی شخصیت بطور مثال پیش کی جاتی ہے۔

جیسے: "اسلامی معیشت میں خواتین کا کردار: تاریخی اور معاصر تناظر" "عہد نبوی میں خواتین کی اقتصادی شرکت"

ان تحقیقات میں حضرت خدیجہؓ کی معاشی بصیرت کو عمومی انداز میں بیان کیا گیا ہے، مگر خانگی اور تجارتی توازن کے پہلو کو خصوصی توجہ نہیں دی گئی اس وجہ محققہ نے معاشی اور خانگی دونوں پہلو کا انتخاب کیا اور عصر حاضر کی اصلاح و تربیت کے لیے اس مقالہ موضوع کو بہتر سمجھا۔

مقاصد تحقیق :

اس موضوع پر تحقیق کے درج ذیل مقاصد ہیں:۔

1. تحقیق کا پہلا مقصد حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کی زندگی، کردار، اور فضائل کا جامع تعارف پیش کرنا ہے تاکہ ان کی خانگی و معاشی حکمتِ عملی کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔۔
2. حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ازدواجی اور گھریلو کردار سے سبق حاصل کرتے ہوئے موجودہ دور کی خواتین کو خانگی زندگی میں درپیش چیلنجز کا اسلامی و سیرتی حل فراہم کرنا ہے۔
3. اس بات کو اجاگر کرنا کہ اسلام نے عورت کو محض گھر تک محدود نہیں کیا بلکہ معاشرتی، معاشی اور اخلاقی کردار کی مکمل آزادی اور وقار دیا ہے۔
4. عصر حاضر کے مسائل کا سیرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے حل تلاش کرنا یعنی آج کی عورت کو درپیش خاندانی ٹوٹ پھوٹ، مالی دباؤ، عدم اعتماد، اور کردار کی کمزوری جیسے مسائل کا حل حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اسوہ سے اخذ کرنا۔

.5 نئی نسل، خاص طور پر طالبات اور تعلیم یافتہ خواتین میں سیرتِ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے محبت، شعور اور عملی پیروی کی فضا پیدا کرنا۔

اسلوب تحقیق :

کسی بھی کام کی تکمیل کے لیے کوئی نہ کوئی اسلوب ضرور اپنایا جاتا ہے تاکہ وہ کام بڑے احسن و ترتیب کے ساتھ انجام پائے لہذا اس تحقیقی مقالہ کے لیے بھی تحقیقی منہج اپنایا جائے گا۔ جس کے اہم مراحل درج ذیل ہیں۔

.1 قرآن و سنت اور احادیث مبارکہ کی آراء سے استدلال کیا گیا ہے۔

.2 موضوع کو تحریر کرتے ہوئے علمی طور مطالعاتی و بیانیہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔

.3 لائبریری کے قواعد وضوابط کو مد نظر رکھا گیا۔

.4 موضوع کی معلومات کو زیادہ سے زیادہ اصل مصادرہ سے لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

.5 موضوع کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان ابواب کی آگے تین تین فصول میں تقسیم کی گئی ہے۔

.6 ہر صفحہ کے آخر میں حوالہ جات کو بیان کیا گیا ہے۔

.7 مقالہ کے آخر میں نتائج بحث اور تجاویز وسفارشات بھی تحریر کی گئی ہیں۔

قرآنی آیات واحادیث مبارکہ کی آخر میں اشاریہ فہارس بھی مرتب کی گئی ہیں اس کے علاوہ مصادر ومراجع بھی تحریر کیے گئے ہیں۔

گھریلو زندگی میں توازن کا نمونہ

حضرت خدیجہؓ کا اسوہ عصر حاضر کی خواتین کے لیے ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے، خاص طور پر گھریلو زندگی اور معاشرتی کردار میں توازن قائم کرنے کے حوالے سے۔ آپؓ کی سیرت سے ہمیں بہت سے ایسے عملی پہلو ملتے ہیں جو آج کی عورت کے لیے مشعلِ راہ بن سکتے ہیں۔ ذیل میں چند اہم نکات درج کیے جا رہے ہیں۔

معاشی خود مختاری اور گھریلو ذمہ داریاں:

حضرت خدیجہؓ ایک کامیاب تاجرہ تھیں۔ آپؓ نے اپنی تجارتی سرگرمیاں نہ صرف انتہائی دیانت داری سے انجام دیں بلکہ اپنے مال و دولت کو خیر کے کاموں اور دین کی خدمت میں بھی استعمال کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپؓ نے ایک مثالی بیوی اور ماں ہونے کا کردار بھی بخوبی نبھایا۔ اور عصر حاضر کی خواتین اگر پیشہ ورانہ زندگی اختیار کرتی ہیں تو انہیں حضرت خدیجہؓ کی طرح اپنی گھریلو ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ توازن کی اصل بنیاد نیت، نظم وضبط، اور ترجیحات کے درست تعین میں ہے۔

آج کی عورت معاشی خود مختاری (Economic Independence) حاصل کر کے نہ صرف اپنی ذات کو مضبوط بنا سکتی ہے بلکہ خاندان، معاشرے اور قوم کی ترقی میں بھی مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ لیکن یہ خود مختاری دینی حدود، اخلاقی اقدار اور خاندانی توازن کے دائرے میں رہ کر حاصل ہونی چاہیے۔[1]

تعلیم اور مہارت کا حصول :

آپ رضی اللہ عنہا کے اسوہ سے خواتین کے لیے خانگی و معاشی خود مختاری کی بنیاد تعلیم ہے۔ دینی و دنیاوی تعلیم دونوں حاصل کرے۔ جدید مہارتیں (جیسے: ڈیجیٹل مارکیٹنگ، گرافک ڈیزائننگ، فری لانسنگ، ویب ڈویلپمنٹ، ای کامرس وغیرہ) سیکھے۔ ہنر مندی (سلائی، کڑھائی، بیوٹیشن، کھانا پکانا، دستکاری وغیرہ) کو روزگار کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔

گھریلو توازن :

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا خود ایک کامیاب تاجرہ تھیں، مگر شادی کے بعد اپنی دولت کو گھر کی فلاح، دین کی خدمت، اور نبی ﷺ کے مشن کے لیے وقف کر دیا۔ عصرِ حاضر کی خواتین کو چاہیے کہ اگر وہ معاشی طور پر سرگرم ہوں تو اس کے ساتھ ساتھ گھریلو ذمہ داریوں کو بھی نظر انداز نہ کریں۔ معاشی کامیابی کا مطلب گھریلو فرائض سے غفلت نہیں ہونا چاہیے۔[2]

عصرِ حاضر میں عورت کو جہاں تعلیم، ملازمت، معاشی سرگرمیوں اور سماجی ذمہ داریوں کا سامنا ہے، وہیں گھریلو توازن (Domestic Balance) قائم رکھنا بھی ایک اہم چیلنج ہے۔ ایک کامیاب عورت وہی ہے جو اپنی ذاتی، پیشہ ورانہ، اور گھریلو زندگی میں توازن برقرار رکھتے ہوئے سب کے حقوق ادا کرے۔ ہر کام کو عبادت کا رنگ دے کر انجام دے۔ نیت ہو کہ شوہر، بچوں اور گھر والوں کی خدمت اللہ کی رضا کے لیے ہے، نہ کہ دنیاوی ستائش کے لیے۔

گھریلو سکون کی فراہمی

حضرت خدیجہؓ نے نبی کریم ﷺ کو وہ سکون دیا جو باہر کی دنیا کی سختیوں کے بعد گھر میں میسر آیا۔ آپ کے گھر میں محبت، ادب، اور سکون کا ماحول تھا۔ گھر کو ایسی جگہ بنائیں جہاں شوہر اور بچے ذہنی و روحانی سکون پائیں۔ مثبت گفتگو، نظم و ترتیب، اور خالص محبت سکون کا ذریعہ ہے۔ شوہر کے ساتھ تعلق میں محبت، اعتماد اور تعاون کو بنیاد بنائیں۔ ان کے خواب، مشن اور مشکلات کو سمجھیں اور ان کا ساتھ دیں۔

سادگی اور قناعت :

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اسوہ یہ سبق ہے کہ خواتین کو چاہیے کہ وہ گھر کے نظام کو سادگی سے چلائے اور فضول خرچی سے بچاؤ کرے۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا یہ اس کی اولاد پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے اسلام سادگی پسند شخصیت کو ہی پسند کرتا ہے۔ فضول خرچی، دکھاوا، اور مقابلہ بازی سے بچیں۔ سادگی اور قناعت سے گھر میں برکت آتی ہے۔[3]

صبر و برداشت کا اعلیٰ نمونہ :

نبی کریم ﷺ کی نبوت کے اعلان کے بعد جب قریش کی طرف سے ظلم و ستم شروع ہوا، تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے صبر اور حوصلے کے ساتھ نبی ﷺ کا ساتھ دیا۔ آج کی خواتین کو چاہیے کہ وہ گھریلو پریشانیوں، مالی مسائل یا معاشرتی دباؤ کے باوجود صبر، استقامت اور حکمت کے ساتھ معاملات کو سنبھالیں۔

زوجہ اول رسول اللہ ﷺ جو کہ صبر کے ساتھ اللہ پر مکمل بھروسہ رکھتی تھیں اور دعا میں مصروف رہتی تھیں۔ گھریلو مشکلات میں صبر کے ساتھ اللہ کی مدد پر ایمان رکھنا اور دعا کرنا خواتین کو سکون اور ہمت دیتا ہے۔[4]

مشکل حالات میں حوصلہ اور استقامت :

نبی ﷺ کی نبوت کے آغاز میں جب قریش کی طرف سے شدید مشکلات اور مظالم کا سامنا ہوا، حضرت خدیجہ نے نہ صرف نبی ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا بلکہ صبر و تحمل سے حالات کا مقابلہ کیا۔ دور جدید کی نسواں کو بھی زندگی کے آزمائشوں، گھریلو تنازعات، مالی پریشانیوں اور دیگر مسائل میں حوصلہ نہیں کھونا چاہیے بلکہ صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔

اولاد کی تربیت میں کردار :

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اولاد (خصوصاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) کی تربیت ایسی تھی کہ وہ خود امتِ مسلمہ کے لیے ایک نمونہ بن گئیں۔ماں کی حیثیت سے خواتین کو اولاد کی دینی، اخلاقی اور عملی تربیت پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

گھریلو ذمہ داریوں میں توازن کے حوالہ سے بیان ہے کہ نسواں کو چاہیے کہ معاشی مصروفیت کے ساتھ بچوں کی تربیت شوہر کے حقوق والدین کی خدمت کو نہ بھولیں۔ اصل کامیابی وہی ہے جو ذمہ داریوں اور کرداروں میں توازن کے ساتھ ہو۔

اولاد کی اخلاقی و دینی تربیت میں خاص کردار :

آپ نے اپنی اولاد کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق پروان چڑھایا اور اس بات سے آگاہ کیا کہ خواتین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں تربیت دیں، ان کے دل میں اللہ اور رسول ﷺ کی محبت ڈالیں، نماز، روزہ، اور دیگر عبادات کا سبق دیں اور ماں بچوں میں اعلیٰ اخلاقی صفات کو فروغ دے، جھوٹ، بدتمیزی، غیبت اور دیگر برائیوں سے بچنے کی تربیت دے تاکہ اولاد کا مستقبل سنور سکے اور وہ اپنے مذہب اسلام کے قوانین کی پاسداری احسن انداز میں کر سکیں۔

خواتین کو گھر میں ایسا ماحول فراہم کرنا چاہیے جہاں بچے خود کو محفوظ، پیار کیا ہوا اور اہم محسوس کریں تاکہ وہ اچھی تربیت کو قبول کریں۔ بچوں کی تربیت میں مستقل مزاجی اور صبر سے کام لیں، کیونکہ تربیت کا عمل وقت طلب ہوتا ہے۔ بچوں کو اچھی دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی فراہم کریں تاکہ وہ معاشرے میں کامیاب اور نیک انسان بن سکیں۔ [5]

عصر حاضر کی خواتین کا سب سے اہم کردار اپنی اولاد کو دینی اور اخلاقی تربیت دینا ہے، جس کے ذریعے وہ ایک صالح، مخلص اور معاشرے کے لیے فائدہ مند فرد بن سکیں۔ماں کی محبت، استقامت اور عملی نمونہ سازی بچوں کی شخصیت سازی میں بنیادی ستون ہیں۔اگر ان عملی تدابیر کو اپنائیں تو وہ نہ صرف خود ذہنی اور جسمانی طور پر مضبوط بنیں گی بلکہ اپنے گھر میں محبت، سکون اور خوشی کا ماحول بھی قائم کر سکیں گی۔گھر کی فلاح و بہبود میں خواتین کا کردار بہت اہم ہے اور ان کی کوششیں خاندان کو کامیابی اور خوشحالی کی طرف لے جاتی ہیں۔ [6]

دین اور اخلاق کی ترجیح :

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دنیاوی دولت واسباب کو دین کی خدمت کے لیے قربان کر دیا۔ان کی سب سے بڑی ترجیح دین اور اخلاقی قدریں تھیں۔ آج کی عورت کو بھی دین کو اپنی زندگی میں اولیت دینی چاہیے۔اگر دینی اقدار مضبوط ہوں گی تو گھر خود بخود متوازن، پر سکون اور کامیاب ہو جائے گا ۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا صبر وبرداشت کا اسوہ عصر حاضر کی خواتین کو سکھاتا ہے کہ مشکلات چاہے جتنی بھی ہوں، حکمت، محبت، اور ایمان کے ساتھ صبر کرنا نہایت ضروری ہے۔گھریلو زندگی میں صبر کی یہ خوبیاں نہ صرف خاندان کو مضبوط بناتی ہیں بلکہ عورت کی ذاتی شان اور مقام کو بھی بلند کرتی ہیں۔

اسلامی اصولوں کے زیر نظر خواتین کا معاشی کردار

اسلامی حدود میں معاشی سرگرمی کی اجازت :

اسلام نے خواتین کو اسلامی حدود میں رہتے ہوئے معاشی سرگرمیوں کی اجازت دی ہے، بشرطیکہ وہ حیا، شریعت کے احکام، اور خاندانی توازن کو ملحوظ رکھیں۔ حضرت خدیجہؓ، حضرت زینبؓ بنت جحش، اور دیگر صحابیات کی زندگیوں میں اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں، جو آج کی خواتین کے لیے

راہنمائی فراہم کرتی ہیں۔۔ آپ مکہ کی کامیاب ترین اور باوقار تاجرات میں سے تھیں۔ نبی کریم ﷺ کو بھی اپنا تجارتی شریک بنایا۔ عورت کو محنت اور کمائی کی آزادی حاصل ہے، بشرطیکہ وہ شرعی حدود، حیا، اور وقار کے ساتھ ہو۔

حیا، پردہ اور پاکیزگی کا پہلو :

حضرت خدیجہؓ نے اپنی تجارت براہ راست بازار میں بیٹھ کر نہیں کی، بلکہ اپنے وکیل اور نمائندوں کے ذریعے کروایا، جس سے ان کی عفت و حیاداری نمایاں ہوئی۔خواتین کو چاہیے کہ معاشی میدان میں حصہ لیتے ہوئے پردے، حیا، مرد وزن کے اختلاط سے اجتناب، اور اخلاقی حدود کا مکمل لحاظ رکھیں۔

ارشاد باری تعالی ہے:۔

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَاوَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ﴾[7]

" اور ایمان والیوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس میں سے کھلی رہتی ہے، اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں، اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں"۔

دیانت، امانت اور کاروباری اخلاق :

حضرت خدیجہؓ کی شخصیت اعتماد، سچائی، اور دیانت کی بنیاد پر معروف تھی۔اسی صفات کی وجہ سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کو تجارتی سفر پر بھیجا۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ﴾[8]

" دیانت اور انصاف ہر کاروبار کی بنیاد ہے"

خواتین اگر نوکری یا کاروبار کرتی ہیں تو دیانت، وعدے کی پابندی، اور جھوٹ سے اجتناب کو اپنا شعار بنائیں۔

معاشی وسائل کا استعمال فی سبیل اللہ :

حضرت خدیجہؓ نے اپنی دولت کا بڑا حصہ اسلام کے ابتدائی دنوں میں نبی ﷺ کی مدد، غلاموں کی آزادی، اور دعوتِ دین کے لیے خرچ کیا۔ کمائی کو صرف دنیاوی آسائش پر نہ لگائیں، بلکہ صدقہ، خیرات، تعلیم، اور دینی کاموں میں خرچ کریں۔ حضرت خدیجہؓ نے معاشی سرگرمیوں کے باوجود ایک مثالی زوجہ اور ماں کا کردار نبھایا۔ آپ نے نبی ﷺ کو گھریلو سکون دیا، اور بچوں کی تربیت بھی کی۔

خواتین معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہوئے گھریلو نظام اور اولاد کی تربیت کو نظر انداز نہ کریں۔توازن، وقت کی منصوبہ بندی، اور شوہر سے مشاورت کو معمول بنائیں۔[9]

مالی خود مختاری اور حق ملکیت

اسلام نے عورت کو اپنی ملکیت رکھنے، کمائی کرنے، اور خرچ کرنے کا حق دیا ہے۔ قرآن کریم میں واضح ہے

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْاوَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ﴾[10]

" مردوں کو اپنی کمائی سے حصہ ہے، اور عورتوں کو اپنی کمائی سے حصہ ہے، اور اللہ سے اس کا فضل مانگو"

اس کا مطلب ہے کہ خواتین اپنی محنت اور کاروبار سے حاصل شدہ رقم کو آزادانہ طور پر استعمال کر سکتی ہیں

دیانتداری اور شفافیت

مالی معاملات میں دیانت، امانت، اور شفافیت اسلام کی بنیادی تعلیمات ہیں۔

خواتین کو چاہیے کہ وہ اپنے کاروبار، ملازمت یا دیگر معاشی سرگرمیوں میں ہمیشہ حق اور انصاف کا دامن تھامیں۔

دھوکہ دہی، رشوت، سود، یا کسی قسم کے ناجائز طریقوں سے بچنا فرض ہے۔

عورت کو مالی معاملات کرتے ہوئے اسلامی آداب اور حیا کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مردوں کے ساتھ تعلقات اور معاملات میں حد و حدود کا خیال رکھا جائے تاکہ کسی قسم کا شرمناک یا ناجائز عمل پیش نہ آئے۔ عورت کو مالی معاملات کرتے ہوئے اسلامی آداب اور حیا کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مردوں کے ساتھ تعلقات اور معاملات میں حد و حدود کا خیال رکھا جائے تاکہ کسی قسم کا شرمناک یا ناجائز عمل پیش نہ آئے۔

صدقہ، خیرات اور سماجی تعاون اور تعلیم و تربیت کا اہتمام :

اسلامی تعلیمات خواتین کو سکھاتی ہیں کہ مالی کامیابی صرف اپنے لیے نہیں بلکہ دوسروں کی مدد، خیرات، اور صدقے میں بھی خرچ کریں۔ یہ سماجی تعاون اور بھائی چارے کو مضبوط کرتا ہے۔ مالی معاملات کو بہتر طریقے سے سنبھالنے کے لیے خواتین کو مالی تعلیم، بجٹ سازی، سرمایہ کاری، اور کاروباری مہارتوں کی تعلیم دی جائے۔ اسلام میں علم حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے، چاہے مرد ہو یا عورت۔ عصرِ حاضر میں معاشی معاملات اتنے پیچیدہ اور وسیع ہو گئے ہیں کہ خواتین کے لیے مالیاتی تعلیم، بجٹ سازی، کاروباری مہارت، اور سرمایہ کاری کے بنیادی اصول جاننا ضروری ہو گیا ہے۔ اسلام نے علم کو ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض قرار دیا ہے، اور یہی تعلیم مالی خود مختاری کے لیے بنیادی شرط ہے۔

حوصلہ افزائی اور تعاون :

اسلام خواتین کو اپنی معاشی ذمہ داری سنبھالنے کی اجازت اور حوصلہ دیتا ہے، لیکن اس میں شریعت کی پابندی، دیانت داری، اور گھریلو توازن کی شرط رکھی گئی ہے۔ عصرِ حاضر کی خواتین اگر ان تعلیمات پر عمل کریں تو وہ نہ صرف اپنی زندگی میں کامیاب ہوں گی بلکہ اپنے خاندان اور معاشرے کے لیے بھی بہترین نمونہ بنیں گی۔

خاندان اور معاشرے کو چاہیے کہ وہ خواتین کی معاشی سرگرمیوں کو حوصلہ دیں اور ان کے کاموں میں تعاون کریں۔ یہ تعاون نہ صرف خواتین کی عزت و وقار میں اضافہ کرتا ہے بلکہ معاشرتی ترقی کا باعث بھی بنتا ہے۔

دورِ جدید کی خواتین اگر اسلام کی ان جامع تعلیمات پر عمل کریں تو نہ صرف مالی طور پر خود مختار ہوں گی بلکہ اپنے کردار اور کردار کی بلندی سے خاندان اور معاشرے کی خوشحالی کا ذریعہ بھی بنیں گی۔ اسلام نے عورت کو عزت، حیا اور وقار کے ساتھ معاشی میدان میں آنے کی اجازت دی ہے، لیکن شریعت کی حدود، دیانت، اور گھریلو توازن کو ہمیشہ مقدم رکھا ہے۔[11]

جدید چیلنجز اور حضرت خدیجہؓ کا اسوہ بطور رہنمائی

حضرت خدیجہؓ کا اسوۂ حسنہ جدید دور کی خواتین کے لیے ایک مکمل رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ ان کی زندگی سے معلوم ہوتا ہے کہ دین، دنیا، اور خاندان کے تقاضوں کو ساتھ لے کر چلنا ممکن ہے۔ جدید چیلنجز چاہے جتنے بھی پیچیدہ ہوں، حضرت خدیجہؓ کی طرزِ زندگی اور اصول خواتین کو ہر امتحان میں کامیابی کی راہ دکھاتے ہیں۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا اسوہ عصرِ حاضر کی خواتین کے لیے نہایت مؤثر رہنمائی فراہم کرتا ہے، خصوصاً جب وہ جدید دور کے چیلنجز سے نبرد آزما ہوتی ہیں۔ آج کی عورت مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مصروف ہے — تعلیم، ملازمت، گھر، میڈیا، سماجی روابط، معاشی مسائل، اور دین و دنیا کے توازن جیسے پیچیدہ معاملات اس کے سامنے موجود ہیں۔ ان سب کا سامنا کرتے ہوئے حضرت خدیجہؓ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کرنا نہایت فائدہ مند ہے۔[12]

ذیل میں ہم جدید چیلنجز اور ان کے مقابل حضرت خدیجہؓ کا اسوۂ رہنمائی پیش کرتے ہیں

جدید چیلنجز کی نوعیت

معاشی خود مختاری کا چیلنج :

جدید معاشرہ خواتین سے چاہتا ہے کہ وہ مالی طور پر خود مختار ہوں، لیکن اس کے ساتھ گھریلو ذمہ داریوں کا بوجھ بھی ان پر ہوتا ہے۔ مردوں کے برابر تعلیم اور کام کاج کے مواقع حاصل کرنے کے باوجود، سماجی رکاوٹیں اور تعصبات اب بھی موجود ہیں۔ کام اور گھر کی ذمہ داریوں کو متوازن رکھنا ایک بڑا چیلنج ہے، جس سے ذہنی دباؤ بڑھتا ہے۔

معاشی خود مختاری اور دیانتداری :

حضرت خدیجہؓ ایک کامیاب تاجرہ تھیں جنھوں نے اپنے کاروبار کو ایمانداری اور محنت سے چلایا۔ وہ اپنے مال و دولت کی خود مالک تھیں اور اسے حلال طریقوں سے کماتی تھیں۔ آج کی خواتین بھی اپنی معاشی سرگرمیوں میں دیانت داری اور شریعت کی پابندی کو اولین ترجیح دیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی دعوت کو قبول کر کے اپنے ایمان اور عقیدت کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ مشکلات میں صبر اور حوصلہ دکھایا۔ عصری خواتین کو بھی مشکلات میں حوصلہ اور صبر کا دامن تھامنا چاہیے۔[13]

عصرِ حاضر میں معاشی خود مختاری خواتین کے لیے ایک اہم ضرورت بن چکی ہے۔ خود مختاری کا مطلب صرف مالی وسائل کا مالک ہونا نہیں بلکہ اپنی زندگی کے فیصلے خود کرنے کی آزادی اور وقار بھی ہے۔ معاشی خود مختاری سے عورت نہ صرف اپنی ذاتی ضروریات پوری کر سکتی ہے بلکہ اپنے خاندان اور معاشرے کی ترقی میں بھی فعال کردار ادا کر سکتی ہے۔

اسلام نے عورت کو اپنے مال کی ملکیت، خرچ اور سرمایہ کاری کا حق دیا ہے۔ قرآن اور حدیث میں مالی خود مختاری کی اہمیت واضح ہے، جس سے عورت کو معاشی خود مختاری کی ترغیب ملتی ہے۔ حضرت خدیجہؓ کا کردار اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ عورت کاروبار اور معاشی سرگرمیوں میں فعال اور کامیاب ہو سکتی ہے۔ اسلام عورت کو کام کرنے کی اجازت دیتا ہے، بشرطیکہ وہ شرعی حدود کا خیال رکھے۔

خودداری اور خود اعتمادی :

جس طرح حضرت خدیجہؓ ایک کامیاب اور معزز تاجرہ تھیں اور آپ نے اپنے وقار اور دیانت داری سے مکہ میں بلند مقام حاصل کیا اسی طرح خواتین کو اپنے اندر خود اعتمادی پیدا کرنی چاہیے، محنت اور دیانت کے ساتھ میدانِ عمل میں آنا چاہیے، اور عزت و وقار کے ساتھ اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ خواتین معاشرے کا نصف حصہ ہیں، اور ان کی ترقی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ خودداری (self-respect) اور خود اعتمادی (self-confidence) وہ بنیادی اوصاف ہیں جو خواتین کو نہ صرف باوقار زندگی گزارنے کے قابل بناتے ہیں بلکہ انہیں معاشرتی اور پیشہ ورانہ میدانوں میں بھی کامیابی کی راہ دکھاتے ہیں۔[14]

خاندانی نظام اور وفاداری :

خاندان کسی بھی معاشرے کی بنیادی اکائی ہوتا ہے، اور اس کی بنیاد محبت، ذمہ داری، اور وفاداری پر استوار ہوتی ہے۔ خواتین خاندانی نظام کا مرکزی ستون ہوتی ہیں۔ وہ ماں، بیوی، بیٹی، اور بہن کے طور پر خاندان کی شیرازہ بندی میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان کا کردار صرف جذباتی نہیں بلکہ عملی، اخلاقی اور روحانی بنیادوں پر بھی مضبوط ہوتا ہے۔ وفاداری، قربانی، اور صبر خواتین کی ایسی خوبیاں ہیں جو خاندان کو ٹوٹنے سے بچاتی ہیں اور اسے ترقی کی راہ پر گامزن رکھتی ہیں۔

حضرت خدیجہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہترین ازدواجی زندگی گزاری۔ آپ ﷺ کی نبوت پر سب سے پہلے ایمان لائیں، مشکل وقت میں ہمیشہ ساتھ دیا۔ وفاداری، محبت، اور صبر سے ازدواجی زندگی کو کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔ شوہر کا ساتھ دینا، اس کا حوصلہ بڑھانا اور مشکلات میں سہارا دینا ایک مثالی بیوی کی علامت ہے۔[15]

کردار کا بحران اور سوشل میڈیا کا دباؤ :

دورِ جدید میں جہاں ٹیکنالوجی نے زندگی کو آسان بنایا ہے، وہیں سوشل میڈیا کے بے تحاشہ استعمال نے خاص طور پر خواتین کے کردار، سوچ، اور معاشرتی رویوں پر گہرے اثرات ڈالے ہیں۔ کردار کا بحران اس وقت جنم لیتا ہے جب انسان اپنی اصل شناخت، اقدار، اور مقصدِ زندگی سے دور ہو جائے۔ آج کی خواتین مختلف قسم کے دباؤ کا سامنا کر رہی ہیں، جن میں سب سے بڑا دباؤ سوشل میڈیا کا ہے، جو ان کے ظاہری خدوخال، طرزِ زندگی، اور سوچ پر اثرانداز ہو رہا ہے۔

آج کی خواتین کو ظاہری نمائش کے بجائے کردار کی طہارت، حیا، سچائی اور عزت نفس کو ترجیح دینی چاہیے۔ سوشل میڈیا پر وقار اور سنجیدگی کے ساتھ خود کو پیش کرنا چاہیے۔ چونکہ حضرت خدیجہؓ "طاہرہ" کے لقب سے معروف تھیں۔ ان کا کردار ہر داغ سے پاک تھا۔[16]

ازدواجی مسائل اور خاندانی نظام کا بکھراؤ :

جب ازدواجی تعلقات میں مسائل پیدا ہوتے ہیں، تو نہ صرف میاں بیوی متاثر ہوتے ہیں، بلکہ پورا خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس بگاڑ کا سب سے زیادہ بوجھ خواتین پر پڑتا ہے، کیونکہ وہ جذباتی، سماجی، اور معاشی طور پر سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔ آج کا دور جہاں سوشل میڈیا، خود غرضی، اور مادہ پرستی نے رشتوں میں دراڑیں پیدا کی ہیں، وہیں خواتین ازدواجی مسائل کے باعث شدید دباؤ میں زندگی گزار رہی ہیں۔ دور جدید کی عورت کو صبر، حکمت، اعتماد اور محبت کے ساتھ خاندانی نظام کو سنبھالنے کی ضرورت ہے۔ مرد کی اخلاقی اور جذباتی مدد ایک مضبوط خاندان کی بنیاد ہے دوسری طرف اگر حضرت خدیجہ کے اسوہ سے استفادہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انتہائی وفاداری، محبت، صبر، اور فہم و فراست سے زندگی گزاری۔[17]

ازدواجی مسائل صرف دو افراد کا مسئلہ نہیں، بلکہ پورے خاندانی نظام کی بنیاد کو ہلا دیتے ہیں۔ خواتین کو جہاں صبر، قربانی اور محبت کا پیکر ہونا چاہیے، وہیں انہیں اپنی خودی، تعلیم اور حقوق کا بھی شعور ہونا چاہیے۔ جب عورت اور مرد دونوں اپنے فرائض اور حدود کو سمجھیں گے، تبھی خاندان ایک پائیدار، خوشحال اور محبت بھرا ادارہ بن سکے گا۔

مادّہ پرستی اور مقصدِ زندگی سے غفلت :

اسلام ایک متوازن اور باوقار طرزِ زندگی کا دین ہے، جو اعتدال، کفایت شعاری اور قناعت کی تعلیم دیتا ہے۔ آج کے دور میں، جہاں صارفیت (consumerism) نے لوگوں کو "زیادہ سے زیادہ خریدنے" کی دوڑ میں ڈال رکھا ہے، خواتین کو خاص طور پر فضول خرچی کے رجحان سے بچنے

کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ عورت اکثر گھر کے مالی معاملات میں عملی طور پر شریک ہوتی ہے—چاہے بطور ماں، بیوی، یا بیٹی اور اس کا رویہ پورے خاندان کی معیشت پر اثر انداز ہوتا ہے۔

خواتین کو چاہیے کہ وہ مال و دولت کو مقصد نہ بنائیں، بلکہ اسے نیک کاموں اور آخرت کی کامیابی کے لیے استعمال کریں۔ مال و دولت ہوتے ہوئے بھی آپ نے اسے دنیا پرستی کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ دین کی خدمت میں خرچ کیا۔[18]

ذہنی دباؤ، اضطراب اور تنہائی :

ترقی یافتہ دور میں جہاں خواتین تعلیم، ملازمت، اور سوشل میڈیا کے ذریعے ترقی کے نئے مراحل طے کر رہی ہیں، وہیں ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ خواتین کی اکثریت ذہنی دباؤ (Stress)، اضطراب (Anxiety)، اور تنہائی (Loneliness) جیسے مسائل کا شکار ہو رہی ہے۔ ظاہری طور پر مصروف "اور کامیاب" دکھنے والی عورت اندر سے اکثر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتی ہے، اور اس کا اثر نہ صرف اس کی اپنی شخصیت پر پڑتا ہے، بلکہ خاندان اور معاشرے پر بھی نمایاں ہوتا ہے

آج کی خواتین بھی ایک دوسرے کا سہارا بنیں، خاندان میں محبت، اعتماد اور ہمدردی کو فروغ دیں، اور دوسروں کی ذہنی صحت کا خیال رکھیں۔ حضرت خدیجہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ابتدائی دورِ نبوت میں ان کا سہارا بن کر اُن کی ذہنی اور جذباتی کیفیت کو سنبھالا۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾[19]

" خبردار! دلوں کا اطمینان صرف اللہ کے ذکر میں ہے "۔

آج کی خواتین ذہنی دباؤ سے کیسے بچ سکتی ہیں؟

ذہنی دباؤ (Stress) دورِ جدید کا ایک عام مسئلہ ہے، خاص طور پر خواتین میں، جو گھر، کام، اور سماجی ذمہ داریوں کے توازن میں رہتی ہیں۔ مگر اس دباؤ سے بچنے کے لیے چند آسان مگر مؤثر حکمت عملیاں اپنائی جا سکتی ہیں:۔

نماز کی پابندی، قرآن کی تلاوت اور اللہ کے ذکر سے دل کو سکون ملتا ہے۔

دعا اور استغفار ذہنی سکون میں مددگار ہوتے ہیں۔ اپنے جذبات کا اظہار کریں

متوازن طرزِ زندگی اپنائیں۔ نیند پوری کریں، صحت مند کھانا کھائیں، اور مناسب آرام کریں۔

روزانہ تھوڑی ورزش یا چہل قدمی ذہنی دباؤ کم کرنے میں مدد دیتی ہے۔

سوشل میڈیا اور تکنیکی آلات کا محدود استعمال

فالتو اور غیر ضروری وقت ضائع کرنے والے عوامل سے بچیں۔

نتائج تحقیق :

حضرت خدیجہؓ کی شخصیت ایک جامع اسوہ ہے: تحقیق سے یہ بات واضح ہوئی کہ حضرت خدیجہؓ کی زندگی خانگی اور معاشی دونوں پہلوؤں سے خواتین کے لیے عملی نمونہ ہے۔ آپؓ کی شخصیت میں دیانت، فہم و فراست، وقار، ایثار اور اعلیٰ تدبیر جیسے اوصاف بدرجہ اتم موجود تھے۔

خانگی معاملات میں آپؓ کا کردار مثالی تھا: حضرت خدیجہؓ نے ازدواجی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت، وفا، خلوص، اور قربانی کا جو نمونہ پیش کیا وہ آج کی خواتین کے لیے نہایت قابلِ تقلید ہے۔ آپؓ نے شوہر کی نبوی ذمہ داریوں کو نہ صرف سمجھا بلکہ ہر قدم پر ان کا ساتھ دیا۔

معاشی خود مختاری میں رہنمائی: حضرت خدیجہؓ ایک کامیاب اور بااعتماد تاجرہ تھیں۔ آپؓ کی تجارتی حکمت عملی، سچائی، منصفانہ لین دین اور کاروباری شرافت نے ثابت کیا کہ عورت معاشی طور پر خود مختار ہو کر بھی پاکیزگی اور کردار کی بلندی برقرار رکھ سکتی ہے۔

اسلامی معاشرے میں خواتین کے فعال کردار کی دلیل: حضرت خدیجہؓ کا عملی کردار اس امر کی دلیل ہے کہ اسلام عورت کو معاشرتی و معاشی میدانوں میں فعال کردار ادا کرنے کی اجازت دیتا ہے، بشرطیکہ حدودِ شرع کی پاسداری کی جائے۔

جدید دور میں قابلِ عمل اسوہ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت خدیجہؓ کا اسوہ آج کی مسلم خواتین کے لیے نہ صرف روحانی اور اخلاقی راہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ عملی زندگی میں توازن قائم رکھنے کا ایک مؤثر نمونہ بھی پیش کرتا ہے۔

خواتین کی تعلیم و تربیت میں آپؓ کی سیرت کا کردار: حضرت خدیجہؓ کی سیرت کی روشنی میں خواتین کی تربیت، ان کے کردار کی تعمیر اور معاشرتی خدمات میں ان کے مؤثر کردار کے اصول اخذ کیے جاسکتے ہیں۔

تجاویز و سفارشات :

مقالہ کے اختتام پر درج ذیل تجاویز و سفارشات پیش کی جاتی ہیں:۔

تعلیمی اداروں کے نصاب میں حضرت خدیجہؓ کی سیرتِ مبارکہ کو بطور عملی نمونہ شامل کیا جائے، خاص طور پر معاشیات، سیرت، اور اخلاقیات جیسے مضامین میں تاکہ نئی نسل خصوصاً طالبات ان کے اسوہ سے راہنمائی حاصل کر سکیں۔

دینی و عصری اداروں میں خواتین کے لیے ایسے کورسز اور ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے جن میں تجارت، مالی نظم و نسق، اور کاروباری اخلاقیات حضرت خدیجہؓ کی سیرت کی روشنی میں سکھائی جائیں۔

ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا پر حضرت خدیجہؓ کی سیرت پر مبنی مستند مواد کو فروغ دیا جائے تاکہ خواتین جدید ذرائع سے بھی آپؓ کی حیاتِ طیبہ سے روشنی حاصل کر سکیں۔

دینی خطابات، سیمینارز، اور کانفرنسز میں حضرت خدیجہؓ کی زندگی کو مثال بنا کر خواتین کو یہ باور کرایا جائے کہ اسلام انہیں معاشرتی، خانگی اور معاشی سطح پر متحرک کردار کی اجازت دیتا ہے، بشرطیکہ وہ دینی حدود کی پاسداری کریں۔

مقالہ کے آخر پر یہ سفارش پیش کی جاتی ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کے بطور زوجہ اور بطور ایک تاجرہ کا عصر حاضر کی خواتین کے لیے پیغامات و اصلاح حیات اور آپؓ عنہا کے اخلاقی پہلو کا جائزہ پیش کیا جائے۔

حوالہ جات:

---

1 ۔ عباس محمود العقاد، خدیجہ بنت خویلد (اردو)، ناشر دارالسلام ریاض:۲۰۱٦ء، ص ٦٦

2 ۔ صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم، ناشر مکتبہ دارالسلام، سن اشاعت ۱۹۷۹ء، ص ۱۰۷

3 ۔ مولانا ادریس کاندھلوی، امہات المومنین، ادارہ اسلامیات، ص ١٦

4 ۔ ڈاکٹر سیدہ اسماء طاہر، حضرت خدیجہ اسلام کی پہلی خاتون، ناشر دارالقدس پبلشرز لاہور:۲۰۱٦ء، ص

5 ۔ نعمت صدقی، تربیت نسواں، طارق اکیڈمی فیصل آباد:۲۰۱۵ء، ص ۹۱

6 ۔ ایضا، ص ۱۰۴

7 ۔ النور:۲۴ : ۳۱

[8] ۔ الانعام ۱۵۲

[9] ۔ عامرہ احسان، اکیسویں صدی اور مسلمان عورت، ناشر ادارہ عفت راولپنڈی: ۲۰۱۷ء، ص ۹۷

[10] ۔ النساء، ۴ : ۳۲

[11] ۔ ابو بکر جابز الجزئری، خاتون اسلام، مترجم سعید احمد قمر الزمان، دعوت وتوعیہ الجالیات ربوہ، ریاض: ۲۰۱۱ء، ص ۱۷۳

[12] ۔ خالد رحمن، خواتین معاشی اختیار اور تعلیم، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز اسلام آباد: ۲۰۱۸ء، ص ۱۶۳

[13] ۔ ایضا، ۱۶۹

[1414] ۔ سید جلال الدین انصر عمری، عورت اسلامی معاشرہ میں، اسلامی پبلی کیشنز شاہ عالمی مارکیٹ لاہور: ۲۰۱۱ء، ص ۳۰۴

[15] ۔ ایضا، ۳۲۹

[16] ۔ خالد محمود عارف، اسلامی معاشرے میں خواتین کی سماجی سرگرمیاں عہد نبوی ﷺ اور عصر حاضر، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد پاکستان: ۲۰۲۲ء، ص ۷۹

[17] ۔ ایضا، ص ۸۴

[18] ۔ شمسہ نورین، عہد نبوی ﷺ میں کواتین کی رفاہی سرگرمیاں اور عصر حاضر میں ان سے استفادہ، ناشر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد: ۲۰۱۷ئ، ص ۲۷۱

[19] ۔ الرعد، ۲۸